ہفتہ وار رسالہ: 227
WEEKLY BOOKLET-227

شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے نام رکھنے کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

- اچھا اور منفرد نام رکھنے کا طریقہ 01
- رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام کی شان 02
- عبد الجبار و عبد الرحمٰن کو جبار و رحمٰن کہنا کیسا؟ 07
- بعض بزرگوں کے القابات بادشاہ و شہنشاہ کیوں؟ 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امیرِ اہلِ سُنّت سے نام رکھنے کے بارے میں سُوال جواب

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: جس نے یہ کہا: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[1] اُس کے لیے میری شَفاعت واجب ہو گئی۔

(معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، 5/25، حدیث: 4480)

سوال: ہر شخص اپنی اولاد کا اچھا اور منفرد نام رکھنا چاہتا ہے، اِس کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

جواب: پہلے کے دور میں لوگ مسجد کے اِمام صاحبان اور عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی اَولاد کے لئے نام پوچھا کرتے تھے، جبکہ آج کل لوگوں نے انٹرنیٹ (Internet) کو اپنا "پیر، راہ نُما اور بابا" بنالیا ہے، اِس لئے اب سب کچھ "نیٹ بابا" سے پُوچھا جاتا ہے۔ دعوتِ اِسلامی سے پہلے کی بات ہے، میری اِتنی شہرت نہیں تھی، لیکن داڑھی جب سے آئی تھی، رکھی ہوئی تھی، اُس دور میں عام طور پر نوجوان داڑھی نہیں رکھتے تھے، بڑے بوڑھے رکھ لیں تو رکھ لیں۔ بہر حال! کھارادر کی ایک مسجد جس کا نام "بِسْمِ اللہ" تھا، اُس کے قریب مجھے ایک بچّہ ملا اور اُس نے کہا: "مولانا صاحب! ہمارے گھر بچّہ پیدا ہوا ہے، اُس کے لئے نام بتا دیجئے۔" میں اُس مسجد کا اِمام نہیں تھا، لیکن بچّے نے میرا مولانا والا حلیہ دیکھ کر مجھ سے بچّے کے لئے نام لیا۔ تو یہ پہلے کا انداز تھا، آج کل انٹرنیٹ

[1] ... اے اللہ حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر رحمت نازل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقرّب مقام عطا فرما۔

www.dawateislami.net

موبائل فون ہی میں موجود ہے، اُسی سے دیکھ کر نام رکھ لیا جاتا ہے اور انٹرنیٹ پر جو نام دیئے ہوتے ہیں اُن میں سے اکثر ناموں کا یہی معنیٰ لکھا ہوتا ہے: جنّتی پھول یا جنّتی محل۔ ”اگر انٹرنیٹ کو راہ نُما بناؤ گے تو ٹھوکر کھا کر گِر جاؤ گے، عاشقانِ رسول کو راہ نُما بناؤ! اِس میں فائدہ ہے۔“ دعوتِ اِسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ میں بچّوں اور بچیوں کے کافی نام دیئے گئے ہیں، وہاں سے دیکھ کر نام رکھ لیا جائے، یا چاہیں تو اُس میں سے چند نام منتخب کرلیں اور پھر عُلَمائے کِرام سے مشورہ کرلیں کہ یہ چند نام ہم نے نکالے ہیں، اِن میں سے کوئی نام آپ منتخب فرما دیجئے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:96)

سوال: اگر کوئی کہے: ”غلام رَسُول“ نام رکھنا جائز نہیں کیونکہ ہم رَسُول کے اُمَّتی ہیں، کیا ایسا کہنا جائز ہے؟

جواب: ”غلام رَسُول“ نام رکھنا جائز ہے۔ آقا اور غلام کا دور بہت پُرانا ہے پہلے کے دور میں غلام بکتے تھے اور سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دور میں بھی بکتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہری کے بعد بھی بکتے رہے نیز قرآنِ پاک میں بھی غلاموں کا ذِکر ہے، اس کے علاوہ بھی کئی جگہ غلام اور کنیزوں کا ذِکر ملے گا۔ بہرحال یہ کیسے ممکن ہے کہ عام آدمی کا تو غلام ہو مگر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام نہ ہو سکتا ہو۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام کی شان (حکایت)

حضرتِ سفینہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رَسُول ہیں، ایک مرتبہ اپنے قافلے سے بچھڑ کر جنگل میں اکیلے رہ گئے اور اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے لگے کہ اچانک ان کے سامنے شیر آگیا، ان کو شیر سے کیا ڈر لگنا تھا شیر خود نبی کے اس غلام کو دیکھ کر کانپ اُٹھا! حضرتِ سفینہ

رضی اللہ عنہ نے شیر کو مخاطب کر کے کہا: ”یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ یعنی اے ابوالحارث! تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں رَسُوْلُ اللّٰہ کا غلام ہوں۔“ اَبُوالحارِث شیر کی کنیت ہے ان کی یہ بات سُن کر شیر دُم ہلاتا ہوا چلا، یہ اس کی طرف سے اِشارہ تھا کہ آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، آپ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے ہو لیے تو اس نے آپ کو بچھڑے ہوئے ساتھیوں سے ملا دیا۔ (مصنف عبد الرزاق، 10 / 233، حدیث: 20711)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 97)

اُن کے جو غُلام ہو گئے   خَلق کے امام ہو گئے

سوال: کُنْیَت کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: اصل نام کے علاوہ وہ نام جس سے پہلے اَبُو، اِبن، اُم یا بِنت وغیرہ موجود ہو اس کو ”کنیت“ کہا جاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص136) جیسے اِبنِ ہِشَام، اُمِّ ہانی، بنتِ حوّا۔ کنیت کبھی باپ کی نسبت سے رکھی جاتی ہے کبھی بیٹے یا بیٹی کی نسبت سے رکھی جاتی ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 97)

سوال: ”کاشان“ اور ”بِسمِ اللّٰہ“ نام رکھنا کیسا؟

جواب: ”کاشان“ نام رکھنا دُرُست ہے۔ یوں ہی بچیوں کا نام ”کاشانہ“ رکھا جاتا ہے اِس میں بھی حَرَج نہیں، اَلبتہ نام رکھنے میں یہ بات پیشِ نظر ہونی چاہیے کہ بچوں کے نام اَنبیائے کِرام علیہمُ السّلام، صَحابۂ کِرام اور بزرگانِ دِین رِضوانُ اللّٰہِ علیہم اجمعین کے ناموں پر اور بچیوں کے نام صَحابیات اور وَلِیّات رضی اللہُ عنہُنَّ کے ناموں پر رکھے جائیں تاکہ ان کی بَرَکتیں نصیب ہوں۔

رہی بات ”بِسمِ اللّٰہ“ نام رکھنے کی کہ بعض لوگ بچیوں کے نام ”بِسمِ اللّٰہ“ رکھتے ہیں جس کے معنٰی ہیں: ”اللّٰہ کے نام سے شروع“ بظاہر اِس نام کے رکھنے میں بھی کوئی حَرَج

www.dawateislami.net

معلوم نہیں ہوتا۔ مَساجِد کا نام بھی تو ''بِسْمِ اللّٰہ'' رکھا جاتا ہے جیسا کہ کراچی کے علاقے کھارادر میں ''بِسْمِ اللّٰہ'' مسجد مشہور ہے۔ ناموں کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نام کا معنٰی مخصوص ہو تو اب اسے رکھنا منع ہوتا ہے جیسے ''سُبْحان'' کے معنٰی ہیں: ''ہر عیب سے پاک ذات'' چونکہ یہ وَصف اللہ پاک کے لیے مخصوص ہے لہٰذا بندے کا نام ''سُبْحان'' رکھنا منع ہے اَلبتہ ''عَبْدُالسُّبْحان'' نام رکھ سکتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/159)

سوال: کیا کسی مَدَنی مُنّی کا نام ''شکریہ'' رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ''شکریہ'' نام رکھنے میں حَرَج تو نہیں ہے مگر اس نام کی کوئی فضیلت بھی نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ نام رکھنے پر لوگ مذاق اُڑائیں اور جب یہ مَدَنی مُنّی بڑی ہو گی تو ممکن ہے اِس نام کے باعث اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے نام رکھنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ مَدَنی مُنّوں کے نام اَنبیائے کِرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام اور صحابۂ کِرام و بزرگانِ دِین رِضوانُ اللّٰہِ علیہم اجمعین اور مَدَنی مُنّیوں کے نام صحابیات اور وَلیات رضی اللّٰہ عَنْہُنَّ کے ناموں پر رکھے جائیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/147)

سوال: لوگ ناموں کو بگاڑتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سے کیسے بچایا جائے؟

جواب: نام اتنا مشکل رکھ دیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی زبان پر چڑھتا ہی نہیں تو یُوں لوگ نام بگاڑ کر کچھ کا کچھ کر ڈالتے ہیں۔ لہٰذا نام کو بگڑنے سے بچانے کے لیے آسان نام رکھنا چاہیے جو آسانی سے لوگوں کی زبان پر چڑھ جائے۔ اگر بَرَکت کے لیے کوئی نام رکھا ہے اور وہ مشکل ہے تو اس کے ساتھ عام بول چال کے لیے کوئی آسان نام بھی رکھ لیجیے مثلاً عَبْدُ الرَّزَّاق بہت پیارا نام ہے، اگر بَرَکت کے لیے یہ نام رکھ لیا تو لکھت پڑھت کے لیے اسے اِستعمال کریں مگر ساتھ میں کوئی اور آسان سا نام بھی رکھ لیجیے جو عام آدمی کی زبان پر آسانی سے آجائے۔ نام رکھنے کے متعلق مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی 179

www.dawateislami.net

صفحات پر مشتمل کتاب ”نام رکھنے کے اَحکام“ کا مُطالعہ کیجیے۔ یہ بہت پیاری کتاب ہے، اس میں سینکڑوں اِسلامی ناموں کے ساتھ ساتھ نام رکھنے کے مَسائل بھی لکھے ہوئے ہیں۔ اِس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کیجیے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کر کے اِستفادہ فرمائیے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/76)

سوال: کیا بچی کا نام صحابیہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: آج کل Unique (منفرد) نام رکھنے کا بڑا جَذبہ ہے۔ حتّٰی کہ اگر ایک بیٹے کا نام اِدریس ہو اور دوسرے کا نام کوئی بتا دے کہ ابلیس رکھ لو تو شاید اَن پڑھ قسم کے لوگ یہ نام رکھ لیں۔ Unique (منفرد) نام کے شوق میں ان کو سمجھ ہی نہیں پڑے گی کہ ابلیس کسے کہتے ہیں؟ حالانکہ ابلیس شیطان کو کہتے ہیں اور یہ نام کوئی سمجھ دار رکھتا بھی نہیں۔ اِسی طرح اور بھی عجیب وغریب نام لوگ رکھتے ہیں۔ بہر حال صحابیہ نام رکھنے کے بجائے کسی صحابیہ کے نام پر نام رکھ لیں مثلاً عائشہ صحابیہ کا نام ہے، اسی طرح فاطمہ صحابیہ کا نام ہے اور ان کو یہ نسبت بھی حاصل ہے کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شہزادی ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/178)

سوال: کیا اِنسان پر ناموں کے اَثرات مُرتب ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! انسان پر ناموں کے اَثرات مُرتب ہوتے ہیں۔

(فیض القدیر، 3/522، تحت حدیث: 3745، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/222)

سوال: یہ حقیقت ہے کہ ناموں کے اَثرات مرتب ہوتے ہیں، اچھے ناموں کی بر کتیں ملتی ہیں اور بُرے ناموں کی خرابیاں بھی سامنے آتی ہیں مگر ناموں کے ہلکا اور بھاری ہونے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: لوگوں میں ناموں کے ہلکا اور بھاری ہونے کا تاثر پایا جاتا ہے یہاں تک کہ کسی نے مجھ سے خُصُوصی مَدَنی مذاکرے میں اِس حوالے سے سُوال بھی کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ ان کے کسی جاننے والے کا نام کربلا والوں کے نام پر تھا تو ان سے کسی بابا جی نے کہا کہ کربلا والے تو بہت بڑی ہستیاں ہیں اور تم اِس قابل نہیں ہو کہ اُن کے ناموں پر نام رکھو لہٰذا تم یہ نام بَدل دو کیونکہ یہ نام بہت بھاری ہے۔ میں نے سُوال کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے کہا: اگر کربلا والوں کے ناموں کی برکتیں نہیں ملیں گی تو پھر کن لوگوں کے ناموں کی برکتیں ملیں گی؟ نام بھاری ہے اِس لیے اُسے بدل دیا جائے تو نام بدلنے کی یہ وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر اِس نیت سے اپنے بچوں کے نام صحابۂ کِرام و اَولیائے عظام رِضوانُ اللّٰہِ علیہم اجمعین کے ناموں پر رکھیں کہ برکت حاصل ہو گی تو اِن شاءَ اللّٰہ ان کی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ یاد رَکھیے! بُرے نام بُرا اپھل لائیں گے۔ بُرے نام رکھنے سے نقصان ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے بچوں کے اَخلاق بُرے ہو سکتے ہیں مگر آج کل لوگ Unique (منفرد) نام کی حرص میں اپنے بچوں کے عجیب و غریب نام رکھ رہے ہوتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/223)

سوال: آپ نے اپنے رسالے "ضیائے دُرُود و سَلام" کا نام "ضیائے دُرُود و سَلام" کیوں رکھا؟

جواب: ضیا کا معنٰی "روشنی" ہے تو "ضیائے دُرُود و سَلام" کے معنٰی ہوئے "دُرُود و سَلام کی روشنی"۔ میں نے سَیِّدی قطبِ مدینہ مولانا ضِیاءُ الدِّین احمد مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبت سے اس رسالے کا نام "ضیائے دُرُود و سَلام" رکھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام کا ایک حصہ رسالے میں آ جائے۔ یوں "ضیائے دُرُود و سَلام" نام رکھنے میں دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندے اور وَلِیُّ اللہ کی نسبت حاصل ہوئی اور دوسرا یہ کہ اس کے معنٰی "دُرُود و سَلام کی روشنی" بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/499)

www.dawateislami.net

سوال: کسی کے گھر بچّہ پیدا ہوا اور اُس نے قاری صاحب سے کہا کہ ایسا نام بتائیں جو اِس محلّے یا شہر میں کسی نے نہ رکھا ہو، جواب میں اُنہوں نے کہا کہ فِرعَون یا نَمرُود نام رکھ لو! ایسا کہنا کیسا؟

جواب: اُنہوں نے ایسا چوٹ یا طنز کرنے کے لئے یا مذاق میں کہا ہو گا کہ فِرعَون یا نَمرُود نام ہی ہو سکتا ہے جو کسی نے نہ رکھا ہو۔ اِس طرح کا جواب دینے میں ممکن ہے کہ سامنے والے کی دل آزاری ہو جائے، اِس صورت میں معافی مانگنی ہو گی۔ اِس طرح کا جواب نہیں دینا چاہیے، کیونکہ اگر سنجیدہ انداز میں ایسا جواب دیا تو بھروسہ نہیں کہ کوئی جا کر یہ نام رکھ بھی لے۔ بہر حال! Unique (منفرد) نام رکھنے کے بجائے انبیائے کِرام علیہمُ السّلام، صحابۂ کِرام رضی اللّٰہ عنہم یا دیگر بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللّٰہِ علیہم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، اِسی طرح پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ناموں جیسے محمّد، اَحمد یا دیگر صفاتی ناموں میں سے کوئی نام رکھ لینا چاہیے، کیونکہ یہ نام بَرَکت والے ہوتے ہیں۔ اگر Unique (منفرد) نام رکھنا ہی ہے تو انبیائے کِرام علیہمُ السّلام اور صحابۂ کِرام رضی اللّٰہ عنہم کے ناموں میں بھی کئی نام ایسے ہوتے ہیں جو مشہور نہیں ہوتے، جیسے ”ذُوالْکِفْل اور یُوشَع“ (تفسیر روح البیان، پ23، ص، تحت الآیۃ:48، 8/47۔ تفسیر خازن، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ:26، 1/483) یہ انبیائے کِرام علیہمُ السّلام کے نام ہیں، لیکن مشہور نہیں ہیں۔ ایسے نام کتابوں سے نکال کر رکھے جا سکتے ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ میں بھی سینکڑوں نام موجود ہیں، اُس میں سے تلاش کر کے کوئی نام رکھ لیا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:60)

سوال: اکثر لوگ اپنے بچّوں کا نام عَبْدُ الجبار اور عَبْدُ الرَّحْمٰن رکھتے ہیں اور پھر انہیں اکثر و بیشتر رَحْمٰن اور جبار کہہ کر پکارتے ہیں تو ایسے نام رکھ کر اس طرح پکارنا کیسا ہے؟

جواب: جس کا نام عبد کی اِضافت کے ساتھ رکھا گیا اسے عبد کے ساتھ ہی پکارنا چاہیے۔

اللہ پاک کے بعض نام ایسے ہیں جو بغیر عبد کے نہیں رکھے اور پکارے جا سکتے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے اَحکام" کے صفحہ نمبر 15 پر ہے: عبدُ اللہ و عَبْدُ الرَّحْمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عَبْدُ الرَّحْمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رَحْمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خُدا کو رَحمٰن کہنا حرام ہے۔ اِسی طرح عَبْدُ الْخَالِق کو خالق[2] اور عَبْدُ الْمَعْبُود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اِسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت، 3/356، حصہ: 15۔ نام رکھنے کے احکام، ص 16-51) تصغیر سے مُراد گھٹانا اور چھوٹا کرنا ہے جیسے روپیہ کو روپلّی کہا جاتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 61)

سوال: "فاتحہ اِیمان" نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: فاتحہ کا لفظ شاید سورۂ فاتحہ سے لیا ہو گا اور اِس کے ساتھ لفظِ "اِیمان" کو جوڑ لیا ہو گا، یہ عجیب و غریب اور نامناسب نام ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے اَحکام" حاصِل کریں اور اس میں سے کوئی اچھا سا نام نکال لیں۔ یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے تاکہ جب بھی کوئی وِلادت ہو تو اس کتاب میں سے نام نکال لیا جائے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) "فاتحہ اِیمان" کا ترجمہ بنے گا اِیمان کی فاتحہ۔ بہر حال اس نام کے جو بھی معنٰی لیں گے وہ اِیمان کے ساتھ بہتر نہیں لگیں گے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 75)

---

2 . . . ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبدُ الرَّحْمٰن کو رَحْمٰن، عَبْدُ الْخَالِق کو خالق اور عبدُ القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں یہ حرام ہے: اس سے بچنا لازم ہے۔ (صراط الجنان، پ 9، الاعراف، تحت الآیۃ: 180، 3/381)

www.dawateislami.net

سوال: حَیاتُ اللہ نام رکھنا کیسا؟(سوشَل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جائز ہے۔(اِس کا معنیٰ ہے: اللہ کا زندہ کیا ہوا۔)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:62)

سوال: کیا بچے کا نام "محمد حَطیم" رکھ سکتے ہیں؟

جواب:(اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حطیم کے معنیٰ لفظِ "محمد" کے ساتھ مناسب معلوم نہیں ہو رہے اس لیے کہ سال کی ابتدا میں جو سوکھی ہوئی گھاس ہوتی ہے اسے اور ملبے کو بھی حطیم کہتے ہیں اور لفظِ "حَطَمَ" عام طور پر توڑنے کے معنیٰ میں اِستعمال ہوتا ہے۔(اس پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اِرشاد فرمایا:) لفظِ محمد لگائے بغیر "حطیم" نام رکھنے میں حرج نہیں۔ ایک صحابی کا نام بھی حطیم ہے اور کعبہ شریف کے اِرد گرد کے ایک حِصّے کو بھی حطیم کہا جاتا ہے بلکہ "حطیم" عینِ کعبہ ہی ہے کہ دورانِ تعمیر خرچ کی کمی کے باعث اس حِصّے کو چھوڑ دیا گیا تھا۔(بخاری، 1/533، حدیث: 1584) تو یوں یہ دو نسبتیں ہو گئیں لہٰذا نسبت سے بَرَکت حاصِل کرنے کے لیے حطیم نام رکھ سکتے ہیں مگر اس کے ساتھ لفظِ محمد ملانا مناسب نہیں ہے۔ اگر کسی نے "محمد حطیم" نام رکھا تو ہم اسے ناجائز اور نام رکھنے والے کو گناہ گار نہیں کہیں گے، البتہ لفظِ محمد اُسی نام کے ساتھ لگایا جائے جو اس کے شایانِ شان ہو جیسے حَسَن وغیرہ۔ "حَسَن" کی تصغیر کے ساتھ بھی لفظِ "محمد" لگانا مناسب نہیں مگر ہمارے یہاں لگانے کا عُرف ہے یہاں تک کہ عُلَما بھی لگاتے ہیں۔ بہر حال اگر کسی نے حَسَن کی تصغیر کے ساتھ بھی لفظِ "محمد" لگایا تو وہ گناہ گار نہیں مگر میرا یہ جواب فتاویٰ رضویہ شریف اور سرکار مفتیٔ اعظم ہند رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِرشادات کی روشنی میں ہے۔(جہانِ مفتیٔ اعظم، ص452، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:87)

سوال: نامِ محمد کی کیا بَرَکتیں ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: سبحانَ اللہ نامِ محمد کی برکتوں کے کیا کہنے! اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: میری عزت و جَلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا (یعنی محمد یا احمد ہو گا) تو میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔ (مواہب لدنیہ، 2/301) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کا نام اَحمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (مسند فردوس، 2/503، حدیث: 8515، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 83)

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ دِلوں پہ نقش محمد کا نام کر لینا

سوال: بچّی کا نام "عَجْوَہ" رکھنا کیسا ہے؟

جواب: "عَجْوَہ" مدینے پاک بلکہ دُنیا کی سب سے اَعلیٰ کھجور ہے، اِس نسبت سے نام رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 102)

سوال: مُحَرَّمُ الْحَرَام میں پیدا ہونے والے بچے کا محرم الحرام کی نسبت سے کوئی اچھا سا نام بتا دیجیے۔

جواب: میں نے آج تک کسی کو بُرا نام بتایا ہی نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری یہ عادت ہے کہ میں اچھوں میں اچھا نام بتاتا ہوں کیونکہ جب میں کسی کی بُرائی چاہتا ہی نہیں تو اُسے بُرا نام کیوں دوں گا؟ زیادہ تر یہی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں لڑکے کا نام محمد رکھتا ہوں یا کبھی احمد رکھتا ہوں کیونکہ اِن دونوں ناموں کے بڑے فضائل ہیں اور جو تعظیم اور بَرَکت کے لیے یہ نام رکھے تو نام رکھنے والے کے لیے مَغفرت کی بشارت ہے۔ (کنز العمال، جز16، 8/175، حدیث: 45215 ماخوذاً) اِسی طرح پکارنے کے لیے بھی میں اچھا ہی نام دیتا ہوں۔ چاہے مُحَرَّمُ الْحَرَام ہو یا بقر عید ہو یا رَمَضانُ المبارک ہو، میری طرف سے اچھا ہی نام دیا جاتا ہے اور اِس لحاظ سے مُحَرَّمُ الْحَرَام کی کوئی خصوصیت نہیں کہ میں مُحَرَّمُ الْحَرَام میں تو اچھا نام دوں اور باقی مہینوں میں بُرا۔ بچوں کا نام اچھا ہی رکھنا چاہیے کہ اچھا نام اچھی فال اور اچھی نشانی ہے اور جس کا اچھا نام رکھا جائے گا اس کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ اچھائی ہو گی مگر آج کل لوگ مَعاذَ اللہ فلم ایکٹروں،

www.dawateislami.net

کرکٹروں اور فنکاروں کے نام پر بچوں کے نام رکھنا پسند کرتے ہیں۔اِسی طرح لوگ Unique (منفرد) نام رکھنے کی بھی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور جیسا بھی Unique (منفرد) نام سامنے آئے رکھ دیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بچوں کے نام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام، صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم اور اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے ناموں پر رکھے جائیں۔ آجکل لوگ یٰسین اور طٰہٰ نام رکھتے ہیں، اِس طرح کے نام رکھنے کی بھی اِجازت نہیں کیونکہ یہ حروفِ مقطعات ہیں جن کے معنیٰ اللہ پاک جانتا ہے اور اس کے بتانے سے اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جانتے ہیں، ہمیں ان کے معنیٰ معلوم نہیں اس لیے یہ نام نہیں رکھ سکتے، ہاں غلام یٰسین اور غلام طٰہٰ نام رکھے جاسکتے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ میں مُحَرَّمُ الْحَرام کی نسبت سے کوئی اچھا سا نام بتاؤں تو اس کے لیے نام پوچھنے والے کا تنظیمی ذِمّہ دار ہونا اور مَدَنی فیس دینا ضَروری ہے۔ اگر میں بغیر کسی شرط کے نام دوں گا تو اتنے لوگ نام پوچھیں گے کہ سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ پہلے میرے پاس نام لینے کے لیے پوری پوری لسٹیں آیا کرتی تھیں اور یوں لوگ مجھے کھانے دیتے تھے نہ پینے، پھر میں نے نام دینے کے لیے پابندیاں لگائیں کہ اگر تنظیمی ذِمّہ داریاں ہوں تو نام پوچھیں ورنہ نہیں اور یہ شرط لگائی کہ مجھ سے نام لینے کے لیے کم از کم ذیلی حلقے کا نگران ہونا ضَروری ہے۔ اب بھی نام لینے کے لیے مجھ سے کہا جاتا ہے کہ نام بتادیجیے کہ نام پوچھنے والا مَدَنی کام بہت کرتا ہے، اگرچہ اُس کے گھر کے سارے اَفراد بے نمازی ہوں اور حقیقت میں وہ بداَخلاقیوں کا مجموعہ ہو مگر نام لینے کے لیے اُسے فضیلتوں کا مجموعہ بنادیا جاتا ہے۔

دعوتِ اِسلامی کے مکتبۃ المدینہ نے ایک کتاب بنام "نام رکھنے کے اَحکام" شائع کی ہے، اِس کتاب میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں نام دیئے گئے ہیں لٰہذا اِس میں سے نام منتخب کر کے رکھے جاسکتے ہیں۔ نیز اِس کتاب میں ناموں کے ساتھ ساتھ ضَروری مَسائل اور جن

ناموں کو رکھنا منع ہے ان کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضَرورت ہے کیونکہ عام طور پر سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اِس کتاب میں ناموں کے ساتھ اُن کے معنٰی بھی لکھ دیئے گئے ہیں، اپنے ناموں کے معانی بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ صرف مفید نہیں بلکہ ایک مفید ترین کتاب ہے لہٰذا اِس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر کے اپنے گھروں میں ضرور رکھا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:127)

سوال: بچی کا نام "وَالنَّاس" رکھنا کیسا ہے؟

جواب: "وَالنَّاس" نام رکھنا جائز ہے کہ اِس کا معنٰی بُرا نہیں ہے۔ "وَالنَّاس" کے معنٰی ہیں "اور اِنسان" اگر کسی نے شرارت میں خَنَّاس بولنا شروع کر دیا تو معنٰی پتا ہونے کی صورت میں جھگڑا ہو جائے گا ورنہ سمجھیں گے کہ خَنَّاس نام بھی اچھا ہے اور اس طرح کسی سے سُن کر کوئی خَنَّاس نام رکھ بھی لے تو تعجب نہیں۔ "وَالنَّاس" اگرچہ قرآنِ پاک کا لفظ ضَرور ہے مگر جو لفظ قرآنِ پاک میں آیا اس کا نام ہی رکھ لیا جائے یہ ضَروری نہیں کیونکہ قرآنِ پاک میں تو ابلیس، فرعون اور شیطان کا لفظ بھی آیا ہے۔ بچیوں کے نام پاک بیبیوں، صحابیات، وَلِیَّات اور جو بزرگ خواتین گزری ہیں ان کے ناموں پر رکھنا اچھا ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:127)

سوال: شہنشاہ اور بادشاہ نام رکھنا کیسا؟

جواب: خود اپنا نام تکبر اور بڑائی کی نیت سے شہنشاہ یا بادشاہ رکھنا منع ہے۔(مرآۃ المناجیح، 5/30 ماخوذاً) اگر تکبر کی نیت نہیں جیسا کہ لوگوں کی معنٰی پر نظر نہیں ہوتی اور ایسا نام رکھ لیتے ہیں تو پھر وہ ممانعت نہیں رہے گی۔ البتہ بچنا اب بھی اچھا ہے کیونکہ اس میں خود ستائی یعنی اپنے منہ میاں مٹھو بننا پایا جارہا ہے۔ موجودہ دور میں خود ستائی والے نام اِس قدر زیادہ ہیں کہ تقریباً ہر دوسرا نام اپنی تعریف والے معنٰی پر مشتمل ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ شہزادیا

www.dawateislami.net

شہزادہ نام رکھتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں: بادشاہ کا بیٹا، اب باپ بھلے قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو لیکن بیٹے کا نام شہزادہ ہے۔ بعض لوگوں کا نام عَابِد ہوتا ہے جس کے معنیٰ ہیں: عبادت گزار، اب بھلے وہ جمعہ کی نماز بھی نہ پڑھتا ہو لیکن نام عَابِد ہے۔ زاہِد نام رکھتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں: دُنیا سے بے رَغبت، اب ہوتا پورا دُنیا دار ہے لیکن کہلاتا زاہِد ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:129)

سوال: شہنشاہ اور بادشاہ اور اِس طرح کے بڑائی والے دِیگر اَلقابات بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ساتھ کیوں لگائے جاتے ہیں؟

جواب: اگر لوگ کسی کو شہنشاہ یا بادشاہ بولیں تو اِس میں حرج نہیں جیسا کہ بعض بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کو اِس طرح کے اَلقابات لوگوں کی طرف سے دیئے گئے ہیں مثلاً شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ۔ امامِ عالی مقام، امام حسین رضی اللہُ عنہ کے وہ شہزادے جو کربلا میں بیماری کے سبب جنگ میں حصہ نہیں لے پائے تھے اور واقعۂ کربلا کے بعد برسوں ظاہری حیات کے ساتھ زندہ رہے۔ ان کے اَلقابات "سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا" اور "زَیْنُ الْعَابِدِین یعنی عبادت گزاروں کی زینت" ہیں۔ چونکہ آپ رضی اللہُ عنہ بہت زیادہ نفل نماز پڑھا کرتے تھے اِس لیے لوگوں نے یہ اَلقابات آپ کو دیئے ورنہ آپ رضی اللہُ عنہ کا اصل نام "عَلی اَوْسَط" ہے۔ پُرانی کتابوں میں بھی "عَلی بِن حُسَین رضی اللہُ عنہما" کر کے ہی نام ملے گا۔ بہرحال آپ رضی اللہُ عنہ کو سَجَّاد اور زَیْنُ الْعَابِدِین کہنا بالکل دُرُست ہے۔ عام لوگوں کے جو یہ نام رکھے جاتے ہیں تو اس میں خود ستائی پائی جاتی ہے۔ پنج وقتہ نماز تو پڑھتا نہیں اور کہلا رہا ہے: "سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا"، جمعہ کی نماز تک پڑھتا نہیں اور نام ہے: "زَیْنُ الْعَابِدِین یعنی عبادت گزاروں کی زینت۔" "غلام زَیْنُ الْعَابِدِین" نام رکھیں تو چل جائے گا لیکن زَیْنُ الْعَابِدِین نام رکھنے میں خود ستائی پائی جا رہی ہے۔ زیادہ

www.dawateislami.net

بہتر یہ ہے کہ حصولِ برکت کے لیے بزرگوں کے نام پر نام رکھے جائیں۔اگر کوئی خود کو سَجَّاد، شہزاد اور شہزادہ وغیرہ کہلواتا ہے تو اس سے اُلجھنا نہیں۔ بعض لوگ اپنے بیٹے کا تعارف شہزادہ یا صاحب زادہ کہہ کر کرواتے ہیں، گناہ اِس میں بھی نہیں ہے لیکن خودستائی سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ نہ کہا جائے۔میں تو اپنے بیٹے کو غریب زادہ بولتا ہوں یعنی غریب کا بیٹا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:129)

سوال: "محمد اذان"، "محمد سبحان" اور "محمد صبر" نام رکھنا کیسا؟

جواب: اذان کے ساتھ لفظِ "محمد" کا کوئی جوڑ نہیں، یہ نام رکھنا اگرچہ ناجائز و گناہ نہیں ہے، لیکن یہ ایک عبادت کا نام ہے، لہٰذا یہ نام رکھنا مناسب نہیں، اگر کسی نے رکھ لیا ہے تو اس کے ساتھ لفظِ "محمد" شامل نہ کیا جائے۔اسی طرح "محمد سبحان" نام نہ رکھا جائے، بلکہ "عبد السبحان" رکھا جائے۔(2) نیز "محمد صبر" کے بجائے "محمد صابر" نام رکھنا چاہیے کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے بڑھ کر صابر کون ہو سکتا ہے؟ جبکہ صبر ایک صفت ہے۔

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) صبر صابر کے معنیٰ میں بھی بولا جاسکتا ہے، جس کا مطلب ہو گا "بہت زیادہ صبر کرنے والا۔" عربی کا قاعدہ ہے کہ مبالغہ کے لئے ایسی صفات کو مصدر لایا جاتا ہے، البتہ! ایسے نام ہمارے یہاں مشہور نہیں ہیں، لہٰذا ایسے نام نہیں رکھنے چاہئیں۔

(امیرِ اہلِ سُنّت نے فرمایا:) دراصل مسئلہ یہ ہے کہ لوگ Unique نام رکھنا پسند کرتے ہیں۔ ہم نے "اذان" نام رکھنے سے منع کیا ہے تو لوگ اپنی دھن میں "تکبیر" یا "اقامت" نام رکھ دیں گے! حتّٰی کہ Unique نام رکھنے کا اتنا شوق ہے کہ ایک اخبار کے مطابق کسی نے اپنے بچے کا نام ہی "کورونا" رکھا ہے! بہر حال فی زمانہ وہی نام پسند کیا جاتا ہے جس میں لوگ تعجب کریں، اس کے معنیٰ پوچھیں۔یاد رکھیے! وہ Unique نام رکھنے

www.dawateislami.net

میں کوئی حرج نہیں، جس کے معنیٰ اخلاق اور شرعی اعتبار سے بُرے نہ ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ جو نام احادیث مبارکہ میں آئے ہوں یا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک نام پر ہوں، مثلاً محمد یا احمد نام رکھے جائیں۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" میں ناموں کی طویل فہرست موجود ہے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کریں، یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں اور اس سے بچوں کے ناموں کا انتخاب کریں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:156)

سوال: کیا رَملہ نام رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رَملہ نام رکھ سکتے ہیں کہ کئی صحابیات رضی اللہ عنہن کا نام رَملہ ہے مگر بَرَکت تب ہی ملے گی کہ جب اس نیت سے نام رکھیں گے کہ اس میں صحابیات رضی اللہ عنہن سے نسبت ہے۔ بہرحال اپنے بچوں کے نام اَنبیائے کِرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام، صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دِین رحمۃ اللہ علیہم کے نام پر رکھیں اور بچیوں کے نام صالحات، وَلیات اور نیک بیبیوں کے نام پر رکھیں کہ اس سے بَرَکت ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:91)

سوال: میں نے اپنے مَدَنی منّے کا اصل نام محمد رکھا ہے اور پکارنے کے لیے واصِف رضا، اب کیا واصِف رضا سے پہلے محمد لگا سکتا ہوں؟

جواب: اگر بَرَکت کی نیت سے "محمد" نام رکھا تو بہت فضیلت والا کام کیا۔ واصِف رضا کا معنیٰ ہے: رضا کی تعریف کرنے والا۔ اب یہاں یہ دیکھا جائے گا کہ محمد، رضا کی تعریف کرتے ہیں، اِس لیے اِحتیاط اِسی میں ہے کہ واصِف رضا الگ سے پکارا جائے۔ محمد واصِف رضا نہ کہنا مناسب ہے اور اگر کہا تو کوئی حرج یا گناہ بھی نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:30)

سوال: کیا جانِ عالَم نام رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ پاک کے سِوا جو کچھ بھی ہے اسے عالَم کہتے ہیں اور ان سب کی جان یعنی

www.dawateislami.net

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جانِ عالَم کہا جاتا ہے۔(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) عام طور پر جانِ عالَم، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے بولا جاتا ہے اور جانِ عالَم نام رکھنا غالباً مسلمانوں میں رائج بھی نہیں ہے، نیز اِس نام میں تزکیہ یعنی اپنے نفس کی بڑائی بیان کرنا بھی پایا جارہا ہے لہٰذا ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے۔

(بہارِ شریعت، 3/604، حصہ:16، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/242)

سوال: میں نے بیٹی کا نام اُمُّ القُریٰ رکھا ہے تو کیا یہ نام رکھنا صحیح ہے؟

جواب: بچی کا نام "اُمُّ القُریٰ" رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مکۂ مکرمہ کا ایک نام "اُمُّ القُریٰ" بھی ہے۔(بخاری، 3/296، حدیث:4772)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/457)

سوال: میرے گھر بیٹی کی وِلادت ہوئی ہے، کیا میں اُس کا نام "مَشعل" رکھ سکتا ہوں؟ اِس کا معنیٰ بھی بتا دیجئے۔(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مَشعل آگ کی ہوتی ہے اور یہ اچّھی چیز ہے، بُری چیز نہیں ہے۔ جیسے "مَشعلِ راہ" کہا جاتا ہے، یعنی راستہ دِکھانے والی روشنی۔ "مشعل" نام رکھنا شرعاً جائز ہے، لیکن لڑکیوں کے نام وہ رکھنے چاہئیں جو صحابیات، وَلِیّات اور صالحات یعنی نیک بندیوں کے نام ہوں، ایسے نام باعثِ بَرَکت ہوتے ہیں۔ مشعل سے آگ بھی تو لگ سکتی ہے، خطرہ موجود ہے۔ اِس لئے وہ نام رکھیں جس میں خطرہ نہ ہو۔Peaceful(پُر اَمن) نام رکھیں، سب صحابیات کے نام Peaceful ہیں۔ حُصولِ بَرَکت کی نیّت سے رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بَرَکت بھی مِلے گی۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:90)

سوال: کیا عبدُ الحریر نام رکھ سکتے ہیں؟(اسلامی بہن کا سُوال)

جواب: حریر کے معنیٰ ریشم کے ہیں تو عبدُ الحریر کے معنیٰ ہوئے ریشم کا بندہ، بس یہ Unique(منفرد) نام کے چکر میں رکھ دیا ہوگا۔ اگر عبدُ الحریر کی جگہ کوئی اور نام رکھنا ہو

www.dawateislami.net

تو عبدُ القدیر نام رکھ سکتے ہیں لیکن اِس میں مسئلہ یہ ہے کہ لوگ عبد ہٹا کر صرف قدیر بولنا شروع کر دیتے ہیں اور اللہ پاک کے سوا کسی کو قدیر بولنا ناجائز و گناہ ہے کہ یہ اللہ پاک کی صفت ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص 89-90 ملخصاً) نصیر نام رکھ سکتے ہیں کہ بندے کو نصیر کہنے میں حرج نہیں ہے۔ اِسی طرح جریر نام بھی رکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:99)

سوال: میں نے اپنی بیٹی کا نام "نسواں" رکھنا ہے یہ نام ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے مگر یہ نام رکھا تو گناہ گار بھی نہیں ہو گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:59)

سوال: کیا ہم پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کُنیت "اَبُو القاسِم" کو اپنے بچّوں کے نام کے طور پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! "اَبُو القاسِم" نام رکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 16 / 560) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:217)

* * * * * * * * * * * * *

نوٹ

صفحہ 1، 13 کے سوالات اور صفحہ 4 کا آخری سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں البتہ جوابات امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہی عطا کردہ ہیں۔

www.dawateislami.net

محبت بڑھانے کا سبب

حضرتِ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری

سچی محبت کا باعث بنیں گی:

(1) جب تم اُسے ملو تو سلام کرو (2) مجلس میں

اس کے لیے فَراخی اور وُسعت پیدا کرو، اور

(3) اُسے اُس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔

(جمع الجوامع،141/4، حدیث:10814)

978-969-722-256-8

01082259

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net